مولانا محمد عرفان الحق اظہار حقانی

مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عالم اسلام صلیبی دہشت گردی کے نرغہ میں

اسلام آباد اور لاہور میں مولانا سمیع الحق صاحب کی معرکۃ الاراءنئی کتاب ''صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام'' کی تقریب رونمائی کی رپورٹیں پچھلے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ 27 اگست 2004ء کو کراچی کے آواری ہوٹل میں رونمائی کی تقریب کی رپورٹ شائع کی جارہی ہے۔ کراچی کے چیدہ ممتاز علماء سیاستدانوں ممبران پارلیمنٹ' ممتاز صحافیوں اور کالم نگاروں نے اظہار خیال کیا جس کے چیدہ چیدہ حصے شامل کئے جارہے ہیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد عثمان یار خان صاحب نے انجام دیئے ۔تقریب کے حاضرین میں درجنوں شہرہ آفاق علماء و فضلاء اور دانشوروں کے علاوہ سندھ کے وزیر اعلیٰ ارباب غلام رحیم بھی مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے کئی حضرات کو اظہار خیال کا موقع نہ مل سکا۔..................(ادارہ)

شیخ الحدیث مولانا زرولی خان صاحب۔ مہتمم جامعہ احسن العلوم کراچی

ہمارے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی طرف سے ایک بڑی کتاب آئی ہے اصل میں کتابیں تو اس دنیا میں لکھی جاتی ہیں۔ علماء اہل قلم اور اہل تحقیق اسے پڑھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جہاد جب آگے ہوتا ہے تو سب لوگ ساتھ ہوتے ہیں لیکن جہاد جب تکوینی حکمت کے تحت کچھ دیر کے لئے رک جائے اس وقت امتحان شدید ہوتا ہے کہ آیا اب بھی کچھ لوگ جہاد کے ساتھ چل سکتے ہیں یا نہیں۔ مولانا کی کتاب ایک ایسے زمانے میں میدان میں آئی ہے۔ کہ شاید کچھ کروٹیں سوجھ رہی تھیں۔ اور کچھ پریشانیاں بڑھ رہی تھیں۔ ٹھیک ہے حضرت مولانا مدظلہ بہت قدیم صاحب قلم ہیں اور جس طرح آپ انہیں دنیا کے علوم وفنون میں جانتے ہیں اور ہم مدرس اور حدیث وتفسیر وفقہ کے اساتذہ بھی آپ مدظلہ کو ۴۰۔۴۵ سال سے کامیاب استاد جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے انٹرویوز کے ذریعے حق کی نمائندگی فرمائی ہے۔ اس سے مغرب کو یا دیگر اسلام دشمنوں کو فائدہ پہنچے یا نہیں وہ احتمال ہے لیکن اپنے جو بعض احوال میں متاثر ہیں امید ہے کہ اگر وہ انصاف سے اور عدل سے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے روز اپنے آپ کو جوابدہ سمجھے اس کو پڑھ لے۔ تو صرف یہ نہیں کہ وہ خوش ہوں گے۔ بلکہ وہ ایک مبلغ اور مناظر بن کر اسلام سے دہشت گردی کے الزامات ہٹانے کے اقدامات کریں گے۔ مولانا ہمارے اس شہر میں تشریف لائے ہیں ہمارے محترم ومکرم مہمان ہیں' ان کے حکم کی تعمیل میں مجھ عاجز کو بھی یہاں حاضر ہونا پڑا۔ باقی کتاب کا جو عنوان ہے وہ خود جہاد ہے۔

جہاد مسلمانوں کا مذہبی مسئلہ ہے۔ جہاد مار دھاڑ کو کو نہیں کہتے جسے کہ بعض غلط لوگ سمجھتے ہیں جہاد اسلام کے پیغام کو عزت و احترام کے ساتھ دوسرے انسانوں تک پہنچانے کو کہتے ہیں جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر جناب نبی کریم ﷺ کل کائنات جن وانس فرش سے عرش تک قیامت تک مبعوث ہیں تو ہم لوگوں کو ماریں گے، پیٹیں گے؟ پھر وہ ہمارے اسلام کو کب قبول کریں گے ہاں جو مرنے کے قابل ہوں گے وہ تو ہسپتالوں میں بھی مرتے ہیں اور ڈاکٹروں کے سامنے بھی، چھرا ہاتھ میں ہوتا ہے، ٹانکیں لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انتقال ہو گیا ہے۔ وہ اس کی ایک ضرورت ہے مجبوری ہے۔ اس قسم کے شبہات غلط قسم کے وساوس شیطانی پروپیگنڈے جس نے ناسور کی شکل اختیار کی تھی حضرت مولانا کے فاضلانہ قلم بروقت مجاہدانہ شان اور حق کی نمائندگی نے ایسے شیطانی خیالات کی کمر توڑ دی اللہ اس کتاب کو اس کی شان سے بڑھ کر مقبولیت نصیب فرمائے۔ اور مولانا کے لئے اور جملہ اہل اسلام کے لئے دونوں جہانوں کے افتخار کا باعث بنائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حضرت مولانا اسعد تھانوی صاحب۔ امیر جمعیت علما اسلام صوبہ سندھ

قابل احترام مولانا سمیع الحق صاحب جناب ارباب غلام رحیم، چیف منسٹر سندھ اور جناب معزز علماء کرام اور محترم حاضرین مجلس یہ اللہ تعالیٰ کی کریمی ہے کہ جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی گزشتہ پانچ چھ سالوں پر مبنی جو انٹرنیشنل میڈیا کے انٹرویوز ہیں وہ اس کتاب کے اندر جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جس میں پاکستان اسلام اور جہاد پر تمام باتیں نکھر کر سامنے آگئی ہیں اور ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کے اس تجویز کا بھی خیر مقدم کرتا ہوں کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کیا جائے تاکہ یورپ اور امریکہ میں بسنے والے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ درحقیت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک وہ جگہ ہے کہ جہاں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جب تشریف لائے تو وہاں جہاد کا معرکہ ہوا اور تقریباً ۷۰۔۸۰ آدمیوں نے جام شہادت نوش کیا۔ جن کے مزارات وہاں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان شہداء کے خون کی وجہ سے اس سرزمین کو منتخب کیا اور افغانستان میں جب روسی استبداد نے اپنے پنجے مسلمانوں کے ملک میں گاڑے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق اس خطے کو عطا فرمائی اور دارالعلوم حقانیہ کو جہاد اور حق کا مرکز بنایا تھا، اور یہاں سے مجاہدین گئے روسی استبداد کی یہ حالت تھی کہ وہ ستر برسوں میں جہاں بھی گیا وہاں سے واپس نہیں ہوا۔ لیکن افغانستان واحد جگہ ہے کہ جہاں آکر نہ صرف اس کو واپس جانا پڑا بلکہ U-S-R-F کے نام سے یہ مملکت ختم ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق کو یہ اعزاز اور منصب عطا فرمایا، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا وقت کم ہے۔ اشارہ میں نے کر دیا۔

۱۹۸۰ء کے بعد ملک میں جتنے بھی دینی اتحاد بنے ہیں جن کی طرف علامہ رشید ترابی نے اشارہ کیا کہ دیوبندی بریلوی شیعہ سنی تمام مسالک کے لوگ الحمد للہ اس میں مولانا نے ہراول دستے کا کردار انجام دیا ہے۔ مولانا